کلام: گوھرؔ جارچوی

علیؑ ہے علیؑ ہے

علیؑ ہے علیؑ ہے علیؑ ہے علیؑ ہے
دیکھا جہاں، وہاں علیؑ علیؑ ہے
قرآن و اللہ، کہتے ہیں واللہ، بائے بسم اللہ، علیؑ علیؑ علیؑ ہے

خیبر کا در کُھل کے پکارا، شیرِ خدا نے ہاتھ جو مارا
گِر گیا مرحب ہو کہ دو پارہ، گونجا علیؑ کے نام کا نعرہ
پلٹا دے بازی، ہاں ایسا غازی، شاہِ حجازی

سب کے لبوں پہ نام ہے اِس کا، سب کے دلوں میں نور ہے اِس کا
چاند ستارے کیا بے چارے، عرش ہے اِس کا طور ہے اِس کا
فرشِ زمیں پر، عرشِ بریں پر، تختِ یقیں پر

بزمِ شجاعت اِس نے سجائی، موت کی اِس نے توڑی کلائی
دین کی کشتی پار لگائی، قبضے میں ہے ساری خدائی
مشکل کشا بھی، حاجت روا بھی، فخرِ خدا بھی

اِس کا ہنر باطل کی تباہی، کام ہے اِس کا دین پناہی
ہر منزل ہے اِس کی راہی، حکم ہے اِس کا حکمِ الٰہی
رب کا خلیفہ، زندہ صحیفہ، سب کا وظیفہ

ایسا جری ہے ایسا سخی ہے، تیغ کو جب بھی لہراتا ہے
کھلواتا ہے تیغ کا روزہ، موت کا فاقہ تڑواتا ہے
لشکر سپاہی، مردانہ شاہی، شیرِ الٰہی

کوئی نہیں ہے اِس کے علاوہ، عشق کی جاں ایمان کا کعبہ
یہ ہے ابوطالبؑ کا بیٹا، زینبؑ اور حسنینؑ کا بابا
زہراؑ کا شوہر، فخرِ پیمبرؐ، اللہ اکبر

بھیک سے جھولی بھر دیتا ہے، کلِ عطا ہے کلِ سخاوت
قولِ نبیؐ ہے میرا علیؑ ہے، کلِ ایماں کلِ شجاعت
دیں کی جوانی رب کی نشانی جیت کا بانی

کہتی ہیں لہراتی موجیں، بول رہی ہیں مست ہوائیں
ہو گیا کیوں سن غور سے خودسن، آتی ہیں یہ کُن کی صدائیں
سورج جگائے، منظر بنائے، دنیا چلائے

دونوں جہاں دل گھوم کے آیا، اعلیٰ علیؑ سا کوئی نہ پایا
اِس نے کیا سورج پہ سایہ، کوئی نہیں اِس کا ہم سایہ
نوری جھمیلہ، جلوؤں کا میلہ، سب میں اکیلا

چھو کر اِس کے ہی قدموں کو، آگے زمانے میں بڑھتے ہیں
اِس کی ولایت کا کلمہ تو، جتنے ولی ہیں سب پڑھتے ہیں
ولیوں کا راجہ، خواجہ کا خواجہ، ہم سب کا سانجھا

کہتے تھے دربار سجا کر، شاہ بھٹائی شاہ نورانی
سب کے چہرے صاف دکھائے ، اِس کے چہرے کی تابانی
سیدی اجالا، ہاشمی جیالا، رب کا حوالہ

جو کہ خدا کے گھر کو بسائے، جو آندھی میں دیپ جلائے
جو قطرے میں دریا چھپائے، جو پتھر کو لعل بنائے
لکھے جو گوھرؔ، سب کا مقدر، بولے قلندر